فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. NO. L.5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۰ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۱۰ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

## چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے ہفت روزہ "ترجمانِ اسلام" کی غلط بیانی کی تردید

### "خاکسار نے کسی گرجے یا معبد کی بنیاد نہیں رکھی" (ظفر اللہ خاں)

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں کونوا مع الصادقین کا ارشاد فرمایا ہے کہ صادق اور راستباز بنو اور سچوں کی معیت اختیار کرو اور کذب بیانی سے اجتناب کی تلقین کی ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں کے حق میں فرمایا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ مگر اپنے آپ کو اسلامی جماعت کی طرف منسوب کرنے والے صالحین اور اپنے آپ کو "العلماء ورثۃ الانبیاء" کا مصداق قرار دینے والوں نے پہلے تو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر از راہ افتراء یہ بے بنیاد الزام لگایا کہ آپ نے ٹرینی ڈاڈ کے ہمالیہ کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزا صاحب آخری نبی تھے جس سے مسلمانوں کو سخت ایذا اور اذیت پہونچی۔ حالانکہ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں جو "اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر ہوئی تھی قطعاً کوئی ایسی بات نہیں کہی تھی۔ اور ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں نے آپ کی تقریر کو سراہا تھا۔ اور آپ کی بے حد تکریم کی تھی۔

دوسرا جھوٹ ان حضرات نے یہ تراشا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک چرچ یعنی گرجے کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور نے ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے پرچہ میں زیر عنوان "چوہدری ظفر اللہ خاں کی صحیح خدمت چرچ کی بنیاد رکھی" لکھا۔

"اخبار جنگ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء نے یہ خبر شائع کی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے کسی جگہ چرچ کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اور دعا بھی کی ہے۔ کہ ایٹمی خطرہ سے دنیا محفوظ رہے۔"

میں نے "ترجمان اسلام" کی یہ عبارت لکھ کر مکرم چوہدری صاحب سے دریافت کیا تھا کہ اس خبر میں کہاں تک صداقت پائی جاتی ہے۔ میرے اس استفسار کے جواب میں آپ اپنے مکتوب مورخہ ۳۱/۱۰/۶۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ امم متحدہ کی مرکزی عمارت کے عین سامنے ایک عمارت بنائی جا رہی ہے جو پروٹسٹنٹ جماعتوں کا امم متحدہ کی کارروائی اور منصوبوں سے متعلق مرکز ہوگا۔ اور اکثر حصہ عمارت میں کانفرنسوں اور کمیٹیوں کے کمرے ہوں گے جنہیں کرایہ پر لیا جا سکے گا۔ کھانے وغیرہ کے کمرے بھی ہوں گے۔ تقریروں وغیرہ کا انتظام بھی ہوگا۔ مقصد اس کا یہ ہوگا کہ یہاں ہر عقیدہ اور خیال کے لوگ جمع ہو کر سنجیدگی سے ان امور اور منصوبوں پر غور اور بحث کر سکیں جو امم متحدہ میں زیر غور یا زیر بحث آئیں یا آنے والے ہوں۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد تو رکھا جا چکا تھا۔ اور اس کے اوپر بھی کچھ عمارت بن چکی تھی لیکن اس عمارت سے متعلق ایک تقریب قائم کی گئی جس میں امم متحدہ کے کئی عہدہ داروں اور مستقل نمائندوں اور افسروں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ بہت ایسے اصحاب جن میں مسلمان اصحاب بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر موجود تھے۔ یہ ذکر کر کے مکرم چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کو بطور صدر اسمبلی شمولیت کی دعوت دی گئی اور خواہش کی گئی کہ خاکسار اس موقعہ پر چند الفاظ کہے۔ خاکسار نے اس دعوت کو اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت سے قبول کیا۔ اور موقعہ پر حاضر ہو گیا۔ یہ تقریب عمارت کے اندر نہیں بلکہ عمارت کے عین باہر شارع عام پر قائم کی گئی تھی۔ عمارت کے اندر جانے کا موقعہ بھی نہیں تھا۔ اور خاکسار اندر گیا بھی نہیں۔ خاکسار نے باہر آ کے پر چند الفاظ کہے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ موجودہ حالات میں امن کی تلاش اور قیام کی طرف راہ نمائی کرنا مذہب کا فرض ہے یہ ایک مستحسن اقدام ہے کہ ہر مذہب و ملت کے نمائندے امم متحدہ کے مرکز کے پہلو میں جہاں ہر قسم کی سہولتیں مطالعہ اور غور کے لئے میسر ہونگی قیام امن سے متعلق امور و مسائل پر غور کر سکیں خود اسلام نے مختلف مذاہب کو ایک مرکزی نقطے پر جمع ہونے کی ان الفاظ میں دعوت دی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

## محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کل بخار نسبتاً کم رہا۔ ٹمپریچر ۱۰۰ کے قریب تھا۔ لیکن بے چینی اور متلی کی تکالیف بہت زیادہ ہے۔ ہر وقت ابکائیاں آتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے غذا وغیرہ کھانے میں بہت دشواری ہے اور ضعف بڑھ رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھُمَّ آمین

## ایک اہم علمی لیکچر

ربوہ ۔ ۱۱ نومبر بروز اتوار بوقت ½ ۱۱ بجے دوپہر ڈاکٹر بیلر ایم ۔ اے پی ایچ ڈی فل برائٹ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی "ایٹمی توانائی کا پُرامن استعمال"

(Peaceful uses of Atomic Energy)

کے موضوع پر کالج ہال میں ایک اہم علمی لیکچر دیں گے۔ اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ وہ شامل ہو کر قیمتی اور پُر از معلومات لیکچر سے مستفید ہوں۔

سیکرٹری سائنس سوسائٹی
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ نومبر ۶۲ء

# احمدیت کی مخالفت اور مودودی جماعت

ہفت روزہ "شہاب" مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء میں محمد صادق مودودئے کا کنزی سے ایک اور مکتوب شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کس طرح "مودودیوں" نے سر سے پاؤں تک "احراریوں" کی جانشینی اختیار کی ہے جو جماعت احمدیہ کے خلاف وہی الزام تراشی وہی مغالطہ انگیزی، وہی غلط بیانیاں، وہی اشتعال انگیزی جو احراریوں کا خاصہ ہے ذرا انشاء پردازی کے ساتھ مودودیوں کا وطیرہ بن چکا ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ اگر چپہ چپہ پر ناکامیاں اٹھا رہے ہیں تو اس کی وجہ احمدیت ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب جہاں ایک طرف ضدی شخصیت کے مالک ہیں وہاں وہ اپنے خام علمی کم تخیل اور ناموافق حرص اقتدار کی وجہ سے بیمار ذہنیت کے مالک ہیں اس لئے ان کا ہر عملی اقدام خام ہوتا ہے۔ وہ زیادہ عرصہ تک دوسروں کو دھوکا نہیں دے سکتے۔

مودودی صاحب کی لیڈرانہ زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے شروع سے لیکر آج تک جو عملی اقدام بھی کیا ہے اس میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے چنانچہ آپ نے سب سے پہلے کانگرس کا دامن پکڑا وہاں جب جبل پور میں کانگرسی اخبار "تاج" کی پکڑ دھکڑ ہوئی تو آپ ایڈیٹری وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر جیل کے خوف سے بھاگ اٹھے۔ پھر آپ نے "پاکستان" کی سخت مخالفت کی جس میں آپ کو سخت ناکامی ہوئی اور آپ کے "علی الرغم الانف" پاکستان ظہور پذیر ہو گیا۔ پھر آپ نے پاکستان میں آکر شورش برپا شروع کی جس کے نتیجہ میں آپ نظر بند کئے گئے۔ پھر آپ نے ۱۹۵۳ء کے فسادات میں احراریوں کی حاشیہ برداری کی مگر جب پاداش عمل کا وقت آیا تو ان سے بھی پھر گئے مگر سزا نے پھر بھی آپ کا تعاقب کیا۔

اس سے پہلے آپ میونسپل اور ملکی انتخابات میں بڑے زور شور سے حصہ لیتے رہے مگر ہر بار سخت ناکامی ہوئی۔ پھر ماضی قریب میں آپ نے انتخابات کا دامن پکڑا پھر بھی سخت ناکامی ہوئی۔ مارشل لاء ختم ہونے کے بعد آپ نے پھر تخریبی عناصر کی حاشیہ برداری شروع کر رکھی ہے اور ہر شخص کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ آپکی ذہنی بیماری کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ کمیونسٹوں

**کو بھی کھلی چھٹی دے دی جاوے۔**

مودودی صاحب کا اصل مرض اسی ایک علامت سے تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ آپ فطرتاً باغی طبع واقعہ ہوئے ہیں اور کمیونسٹوں کی طرح ساڑھ پھونک کو ذریعہ کامیابی خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت اسلامی کا "اسوہ حسنہ" کمیونسٹوں ہی کو قرار دیا ہے۔ آپ نے ۱۹۳۷ء میں اپنی پارٹی کا سنگِ بنیاد رکھتے وقت اس کا مقصد یہ بتایا کہ:-

"یہ پارٹی اسلام کے اصولوں پر ایک نئے اجتماعی نظام اور ایک نئی تہذیب کی تعمیر کا پروگرام لے کر اٹھے اور عامۃ خلائق کے سامنے اپنے پروگرام کو پیش کر کے زیادہ سے زیادہ سیاسی طاقت فراہم کرے اور بالآخر حکومت کی مشین پہ قابض ہو جائے۔"

پھر "اسلام کا نظریہ سیاسی" میں آپ فرماتے ہیں:-

"اس نوعیت کا اسٹیٹ ظاہر ہے کہ اپنے عمل کے دائرے کو محدود نہیں کر سکتا۔ یہ ہمہ گیر اور کلی اسٹیٹ ہے۔ اس کا دائرہ عمل پوری انسانی زندگی پر محیط ہے۔ یہ تمدن کے ہر شعبے کو اپنے مخصوص اخلاقی نظریہ اور اصلاحی پروگرام کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو پرائیویٹ (personal) نہیں کہہ سکتا

**اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشستی اور اشتراکی حکومتوں سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے۔"**

(اسلام کا نظریہ سیاسی)

اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب فاشی اور اشتراکی طرز پر "اسلامی انقلاب" لانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کی تنظیم بھی بعینہٖ اشتراکی طریق پر کی ہوئی ہے اس کے تین حصے ہیں۔

(۱) رکن (۲) ہمدرد (۳) متاثر

یہ وہی جماعتی ترتیب ہے جو روسی کمیونسٹوں نے اختیار کی۔ مودودی صاحب نے اسلام کا یہ نظریہ کہاں سے لیا اس کے متعلق بھی آپ کی ذاتی تاریخ میں حقائق موجود ہیں جو ہم ابھی پیش کریں گے۔

"محمد صادق" "مودودئے" نے جو مکتوب "کنزی" سے شہاب میں شائع کرایا ہے اس میں پہلے تو ایک زنانہ رسالہ کا ذکر کر کے جماعت احمدیہ کے کسی نامعلوم شخص پر غبن کا الزام لگایا ہے۔ اگر ذرا بھی دیانت ہوتی تو صاف صاف اس شخص کا نام و پتہ دیا جاتا۔ اس کے بعد اس زنانہ ماہنامہ کی تحریریں نقل کر کے بہتان تراشی کی کوشش کی گئی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

"آگے چل کر محترم ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں:-

"جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے کہ جماعت احمدیہ اس وقت مسلمانوں کی تمام جماعتوں سے زیادہ منظم اور فعال جماعت ہے۔ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے اس جماعت کی قربانیاں تاریخ عالم میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔"

ضرور اس لئے کہ جس قدر انتشار اور جھگڑے فسادات وغیرہ اس جماعت نے کرائے ہیں وہ اس زمانہ میں تاریخ عالم میں یادگار رہیں گے مثلاً لاہور کے فسادات کو اگر تاریخ عالم میں نہیں تو پاکستان کی تاریخ میں ضرور یادگار حیثیت رہے گی۔

اس کے بعد آگے چل کر جماعت کا پرانا نعرہ

"یہ وہ واحد جماعت ہے جو عیسائیت کا مقابلہ مغربی ممالک میں نہایت عزم و استقلال سے کر رہی ہے اور بیرونی ممالک میں عیسائی کثرت کے ساتھ اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔"

گزشتہ سالوں کے اعداد و شمار سے ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ دوسرے ممالک تو کیا پاکستان میں بھی عیسائی اداروں کے مقابلے میں یہ حضرات بالکل فیل ہو چکے ہیں، ممکن ہے کہ باہر کے ممالک میں کبھی کوئی شخص قادیانی ہو جاتا ہو لیکن دیگر جماعتوں کے مشن (مثلاً تبلیغی جماعت وغیرہ) جب حکومت کی پابندیوں کے باوجود باہر جاتے ہیں تو کتنے ہی لوگ آغوش اسلام میں آجاتے ہیں۔"

(شہاب ۲۳ ستمبر ۶۲ء)

جہاں تک لاہور کے فسادات کرانے کا تعلق ہے اس کا ریکارڈ "منیر رپورٹ" میں موجود ہے۔ یہ واقعی ایک یادگار زمانہ رپورٹ ہے اور ان فسادات میں جو معاندانہ بزدلانہ اور شرمناک پارٹ مودودیوں نے ادا کیا تھا وہ بھی یادگار زمانہ رہے گا۔

"بہت سے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے جو اطلاعات بصیغہ راز بھیجی ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے ممبروں نے فسادات میں حصہ لیا۔" (منیر رپورٹ)

باقی رہا مغربی ممالک میں "تبلیغ اسلام" کا کام تو براہ کرم "تبلیغی جماعت" کا کوئی کام پیش کیجئے۔

"یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصہ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے"

جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ دعویٰ ہے کہ وہ "موجودہ عیسائیت" کو دنیا کے پردے سے مٹا دیگی۔ آپ نہیں تو آپ کی اولاد وہ نہیں تو ان کی اولاد دیکھیگی اور یہ بھی دیکھیگی کہ آپ کا مظنونہ کوئی "مسیح ابن مریم" آسمان سے نہیں اترے گا، قیامت تک نہیں اترے گا۔ اسکی شہادت آپ کے ہی بھائی "دعوت دہلی" کے مندرجہ ذیل نوٹ سے بھی ملتی ہے:-

"پچھلے دنوں لاہور میں مولوی کوثر نیازی نے جو مودودی صاحب کے سرگرم حامی ہیں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں کہا تھا کہ

"جو لوگ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

اس کا جو جواب جماعت اسلامی (ہند) کے نقیب معاصر "دعوت" (دہلی) نے اپنے ایڈیٹوریل میں دیا ہے بلا تبصرہ "صدق جدید" لکھنؤ سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"....اگر مختلف زبانوں کے ماہر ایک ہزار علماء بھی ہوں تو وہ صرف افریقہ میں بہت آسانی سے کھپ سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء ڈھونڈنے سے نہیں ملتے البتہ ایسے علماء کی کمی نہیں جو اپنی جیب میٹانے کے لئے کام کرنیوالوں میں کیڑے نکالتے ہیں اور فتوے لگا کر ان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاہور کے ایک جلسہ میں [illegible] پر تقریر کرتے ہوئے ایک مولانا نے علماء کو مشورہ دیا... ایک دوسرا فریق یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ضرور انجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ اسکول کھولے جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان کا اخبار اور رسالے شائع کئے۔ عیسائیوں اور دہریوں کی کانفرنسوں میں پہنچ کر انہیں اسلام سے روشناس کرایا۔ ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں، عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا مگر اس طبقے کے بارے میں انہی مولانا صاحب کا ارشاد ہے کہ "جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں" گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنیوالوں پر فتوے جڑتے رہیں۔"

(بحوالہ صدق جدید ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء)

### نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی افتتاحی تقریب میں

# حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

### کی

## بصیرت افروز تقریر

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مثالِ شیر آب کہنہ درجام نو۔ نئے نام اور نئی تنظیم کے ساتھ آپ سب کو اس سکول کا اجراء مبارک ہو۔ اس بابِ علم کے کھلنے کے ساتھ ہی اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے در آپ کے لئے وا ہوتے لگیں۔ اس کی نصرت آپ کے شاملِ حال ہوتی چلی جائے۔ میری دعا ہے اور تمنا ہے کہ کیا ٹیچرس کیا طالبات سب کی سب نیک نمونہ احمدیت کا بنیں۔ دنیوی تعلیم تو ہر جگہ حاصل ہو سکتی ہے مگر جو نعمت دینی تعلیم کی آپ کو یہاں میسر ہے وہ اس وقت آپ کو اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ماحول انسانوں سے ہی بنتا ہے۔ آپ نیکی میں ترقی کریں گی تو یہ نیک ماحول خوب سے خوب تر ہوتا چلا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کم دریاں دکھا کر ماحول خراب کیا تو یہ دھبہ شرمناک ہوگا ہم سب کے لئے۔ کیونکہ ہمارے لئے جو بھی عام مسلمانوں سے زیادہ فخر کی چیز ہے وہ دولت دین و ایمان اور اعمالِ صالحہ و اخلاقِ فاضلہ ہیں۔ یہ نہیں تو کچھ نہیں۔

اپنا مقام اپنی پوزیشن اپنے فرائض کو پہچانیں اور ہر قدم پر یاد رکھیں ایسی بنیں کہ ایک نمایاں نورِ ایمان آپ کی پیشانیوں پر چمکے اور صدق و صفا کی روشنی آپ کی آنکھوں سے جھلکے۔ خُلقِ احسن کی ضیاء آپ کی ہر حرکت ہر ادا ہر فعل میں نمایاں نظر آئے۔ آپ کے منہ سے وقتِ کلام نیکی پاکیزگی اور محبت کے پھول جھڑیں۔ بوئے اخلاص آپ کے جسموں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلے۔ اور ایک عالم کو مہکا دے۔ آپ ہماری آئندہ نسل ہیں اور آنیوالی نسلوں کی مائیں ہیں۔ خدا کرے آپ وہ بنیں جو آپ کو بننا چاہیئے۔

ہمارا ملک آزاد ہوا اور قوم نے غلامی کا جوا بزعم خود اتار کر پھینک دیا۔ مگر کیا آپ نے ذہنی غلامی سے آزاد ہوتے اب تک کسی کو دیکھا؟ نہیں! ذہن ابھی تک غلام ہیں وہی فیشن پرستی وہی بے ڈھنگی کی جانب ہر روز بڑھتا ہوا رجحان اپنے پرانے آقاؤں کے ملک کی جانب نقالی کیلئے نظریں جمائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے خدا تعالیٰ آپ کو اس سیلِ بلا سے بچ نکلنے کی توفیق دے۔ آپ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر شیطان کا زور توڑا تھا۔ غلط عقائد کا جوا اتار پھینکا تھا۔ دنیا کے رشتے توڑ دیئے تھے۔ رسوم کے بندھن کھول کر پھینک دیئے تھے اور ایک عہد واثق اپنے آقا کے ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا خدا تعالیٰ سے کیا تھا کیا آپ اس کو بھول جائیں گی؟ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ رعب دجال آپ کے دلوں پر حاوی نہ ہونے پائے۔ کچل ڈالیں اس دل کو جس میں غلط خواہشات اور آپ کی شان کے خلاف تمنائیں پیدا ہوں۔ پیس ڈالیں ہر اس جذبہ کو جو کجروی کی جانب لے جاتے۔ میں نے بہت عرصہ ہوا جب میری لڑکی منصورہ کوئی ڈیڑھ سال کی تھی خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ "حضور لڑکیوں کے بارے میں کیا حکم ہے"؟ ٹھیک یہی الفاظ تھے اس کے، آپ نے بڑے جلال سے جواب میں فرمایا کہ:-

"جب تک تم اپنی بیٹیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔"

پہلا واضح مطلب اس کا تو یہی ہے کہ لڑکیاں احمدی لڑکوں کو دی جائیں اور لڑکوں کی شادیاں احمدی لڑکیوں سے کریں حتی الامکان۔ کیونکہ ماں کی گود بچہ کا پہلا مکتب ہے اور احمدی ماں ہی بچہ کو سکھا سکتی ہے بلکہ اپنے دودھ میں احمدیت پلا سکتی ہے۔ دوسرا نتیجہ یہ کہ لڑکیوں کو بنیادوں میں رکھے جانے کے قابل بناؤ اس بات کے لئے تم نے ان کو تیار کرنا اور انہوں نے تیار ہونا ہے کہ احمدیت کی عمارت کا بوجھ اپنے سینوں پر اٹھا سکیں۔ بنیاد میں کچی اینٹ بھربھری ریت کوئی عقلمند نہیں رکھتا۔ پختہ پائیدار عمارت بنانے کے لئے مضبوط پائیدار مسالہ بھی بنیاد کے لئے ضروری ہے۔ پس تقویٰ کو شعار بناؤ نیکی کے حصول کے لئے کوشاں رہو۔ پہاڑ بنو۔ دینی کیریکٹر اتنا قوی بناؤ کہ دنیاداری کی تڑک بھڑک تم پر کوئی اثر نہ ڈال سکے۔ دوسرے لوگ تمہارے پیچھے چلیں تمہاری ریس کرنا فخر جانیں۔ تم ان کے لئے نمونہ بنو۔ ان کو اپنے لئے نمونہ نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

مبارکہ

---

## محترم چوہدری عطا محمد صاحب کی اندوہناک وفات

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا حال وارد ربوہ

چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کے والد چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم کی وفات کا ابھی ابھی علم ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری عبداللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ پاکستان آنے کی تیاری میں تھیں اور وہاں صبح و شام یہ ذکر ہوتا تھا کہ ان کی والدہ ان کے بچوں کو دیکھ کر جو ہمبرگ میں ہی پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے تا حال انہیں دیکھا نہیں کتنی خوش ہونگی۔ کیا کیا امنگیں دل میں تھیں۔ مگر ان کی واپسی سے قبل ہی چوہدری عبداللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جب یورپ تشریف لائیں تو ان کی زبانی وفات کی خبر سنکر نہایت ہی درد ہوا۔ ان کی آرزوئیں دل کی دل میں رہ گئیں۔ اس بے وطنی اور بے بسی کے باوجود عبداللطیف صاحب مشن کے کام میں مصروف رہے۔ اور ان کی اہلیہ بھی تعاون کرتی رہیں۔ انہی دنوں ہمبرگ چھوڑ کر مسجد سوئٹزرلینڈ کے افتتاح کے سلسلہ میں انہیں زیورچ جانا پڑا۔ گھر میں غم کے ڈیرے تھے۔ مگر وہ مسجد کی تعمیر کے فکر میں تھے۔ اب چوہدری عبداللطیف صاحب ہمبرگ سے پاکستان واپس آنے کی تیاری میں تھے اور ان کے دل میں والد صاحب کو اتنے لمبا عرصہ کے بعد ملنے کی بڑی آرزو تھی۔ مگر واپسی کی تاریخ سے چند ہفتہ قبل ہی ان کے والد صاحب اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے حقیقی آقا کے دربار میں جا حاضر ہوئے۔ مگر عبداللطیف صاحب کے والد صاحب اور بیگم عبداللطیف صاحب کی والدہ صاحبہ کو کتنا انتظار ہوگا کہ ان کا بیٹا اور ان کی بیٹی تبشیر اسلام کے لمبے جہاد کے بعد واپس آ کر ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گے۔ ان بشری تقاضوں کو ذہن میں لا کر ان کے والد صاحب کی اس وقت وفات بڑے غم کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے عزیزوں کو صبر جمیل دے اور اپنی رحمت سے دلجوئی کا سامان پیدا کرے اور مرحومین کو بلند سے بلند درجات نصیب کرتا چلا جائے۔

---

## تقریب رخصتانہ

مورخہ ۷ نومبر کو مکرم قریشی عبدالرشید صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی واقف زندگی کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب قریشی میڈیکل پریکٹیشنر ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال مکرم محمد امین صاحب صوفی آڈیٹر کارٹ آفس واہ فیکٹری ابن محترم صوفی حاکم دین صاحب آف سیالکوٹ کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ مہر قرار پایا تھا۔ برات سیالکوٹ سے ربوہ آئی۔ اور اسی دن شام کو واپس چلی گئی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ اس تقریب میں متعدد صحابہ و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریک جدید کے وکلا اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور دیگر بہت سے احباب شامل ہوئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے (الفضل)

احادیث الرسولؐ

# مسجد کے آداب اور کثرت نوافل

عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ دو نفلوں کی ادائیگی کے بغیر نہ بیٹھے۔

تشریح:۔ اسلام میں مساجد کی اہمیت بوجہ روحانی خصوصیات کے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں خاص طور پر بیان کی گئی ہے۔ ایک مومن چند منٹوں کے لئے مادی اور دنیاوی امور سے کلیتہً منقطع ہو کر خدا تعالیٰ کے گھر میں نیک نیت ہو کر کے داخل ہوتا ہے اگر فرض نماز کی ادائیگی میں کچھ وقت ہو تو حصول اجر کے لئے بجائے دوسری باتوں کے اگر دو نفل ادا کر لئے جائیں تو یہ بہت ہی بہتر ہے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشاد کی تعمیل ہو گی اس کے نامہ اعمال میں کثرت نوافل کی خوبی اور نیکی تحریر کی جائے گی اور بظاہر اسکی نیکی میں اضافہ کا موجب ہو گا۔ نوافل میں اپنی خواہش کے مطابق لمبی دعا بھی کی جا سکتی ہے جیسا کہ امام کو حکم ہے کہ وہ نماز ہلکی پڑھائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے انحراف کا نتیجہ یہ ہے کہ مساجد میں قومی اور ملی باتوں کو چھوڑ کر معمولی معمولی باتوں اور دنیاوی امور پر تبادلہ خیالات شروع ہو جاتا ہے حالانکہ یہ چند منٹ خدا تعالیٰ کی رحمت کے جاذبیت کیلئے بہت ہی قیمتی ہیں اس لئے بجائے دوسری باتوں کے دو نفلوں کی ادائیگی سے نہ صرف لغو باتوں سے انسان محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور عبادت اور مناجات میں گزار کر روحانی حظ اٹھاتا ہے اور ان نفلوں کی ادائیگی میں خاص اہتمام بھی نہیں کرنا پڑتا۔ اس ارشاد میں دراصل مسجد کے آداب اور فضائل کو بیان فرمایا گیا ہے کہ مسجد میں وقار، اخلاق اور سنجیدگی کو مدنظر رکھا جائے۔

## ۲۔ حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم لاعیش الاعیش الآخرۃ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے۔

تشریح:۔ اسلامی عقیدہ میں آخرت کی زندگی وہ فیصلہ کن مرحلہ ہے جس میں انسانی پیدائش کی غایت اساسی کی تکمیل ہو گی اور انسان کا اعلیٰ کمال دراصل خدا تعالیٰ سے وصال ہے۔ اسلامی احکام کا فلسفہ صرف اور صرف اسی مرکزی نقطہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ جملہ ادیان عالم نے بھی کسی نہ کسی رنگ میں آخرت کی زندگی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس جسمانی زندگی کو محدود تسلیم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسکے بعد ایک اور بھی زندگی ہے۔ قرآن کریم نے متعدد مقامات میں بتلایا ہے کہ آخرت میں ہر کام کی جزا ملے گی۔ اور اس زندگی کے حصول کے لئے کوشش انتہائی قابل قدر اور بابرکت ہے۔ لقاء ربانی اور وصال الٰہی جیسی نعمت عظیمہ آخرت میں ملے گی اور اس زندگی سے وہی اشخاص فائدہ حاصل کریں گے جو اس دنیا میں اپنا اخلاقی ماحول اور معاشرہ تقویٰ کے مطابق اختیار کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جس قسم کا بیج تم اس دنیا میں اور جس قسم کی زمین میں تم رکھو گے ویسی ہی فصل ہو گی اور اس کھیتی کے لئے جتنی محنت ہو گی اور زراعت کے جملہ اصولوں اور قواعد کو جتنا کام میں لایا جائے گا اتنی ہی فصل اچھی ہو گی اور کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے یہ فصل مرضی کے مطابق ہو گی سو اس دنیا میں ہی آخرت کا حصول ان اشخاص کے لئے ہو گا جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کے بتلائے ہوئے قواعد پر عمل کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زندگی اور آخرت کی زندگی لازم و ملزوم ہیں۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر)

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر)

---

# مقامی جماعتوں کی توجہ کیلئے

ہمارے موجودہ مالی سال میں سے چھ مہینے گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ۔ چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی تدریجی بجٹ سے بہت کم ہے۔ اور وقت آ گیا ہے۔ کہ اب ان چندوں کی وصولی پر زیادہ توجہ دی جائے۔ کیونکہ ہر سال دوسری ششماہی کی وصولی پہلی ششماہی کی وصولی سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اور اس طرح سال ختم ہونے سے پہلے ان چندوں کا بجٹ پورا ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اس سال باوجود اس کے کہ پہلی ششماہی کی وصولی گذشتہ سال کی پہلی ششماہی سے قدرے بہتر ہے۔ پھر بھی وصولی کی موجودہ رفتار سے یہ توقع قائم نہیں ہو سکتی کہ سال کے آخر تک ان چندوں کا بجٹ پورا ہو جائے گا۔

مثلاً گذشتہ سال ان چندوں کا مجموعی بجٹ ۲۴،۴۸،۰۰۰ (چوبیس لاکھ اڑتالیس ہزار) روپے تھا۔ اور پہلی ششماہی کی وصولی ۶،۰۹،۲۱۲ (یعنی قریباً چھ لاکھ نو ہزار) روپے تھی۔ اور کل سال کی وصولی ۲۴،۹۲،۰۶۵ (یعنی تقریباً چوبیس لاکھ بانوے ہزار) روپے کو پہنچ گئی تھی۔ گویا بجٹ سے بھی بقدر ۴۴،۰۶۵ (یعنی قریباً چوالیس ہزار) روپے بڑھ گئی تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ لیکن اس سال پہلی ششماہی کی وصولی ۶،۷۲،۰۲۰ (یعنی قریباً چھ لاکھ بہتر ہزار) روپے ہے۔ اسلئے کل سال کی وصولی کا اندازہ قریباً ۱۶،۴۵،۰۰۰ (سولہ لاکھ پینتالیس ہزار) روپے بنتا ہے۔ حالانکہ ان چندوں کا سالِ رواں کا بجٹ ۱۷،۳۳،۰۰۰ (سترہ لاکھ تینتیس ہزار) روپے کا ہے۔ گویا خدشہ ہے کہ خدانخواستہ اس سال ہماری وصولی ہمیں بجٹ سے بقدر ۸۸،۰۰۰ (اٹھاسی ہزار) روپے کم نہ رہ جائے۔

اس خدشہ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام مقامی جماعتیں اس آخری ششماہی میں ان چندوں کی وصولی کے لئے پہلے سالوں سے بھی زیادہ زور لگائیں۔ یوں بھی ہم اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے۔ جب تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان چندوں کی وصولی مبلغ پچیس لاکھ روپے سے نہ بڑھ جائے اور ابھی اس رقم میں اور ہماری سالانہ وصولی میں بہت فرق ہے۔ دراصل یہ پچیس لاکھ کی حد بندی ہمارے ایمان اور اخلاص کا امتحان ہے۔ اور اس امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے صرف اتنی ہی کوشش کافی نہیں۔ کہ ہم بجٹ پورا کر دیں۔ بلکہ بجٹ کو بڑھانا بھی اشد ضروری ہے۔ اور لازمی ہے۔ کہ تمام احباب کو بلا استثنا مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے اور ہر شخص کی صحیح آمدنی ان بجٹوں میں درج ہو۔

لہذا نظارت بیت المال تمام کارکنانِ مال اور جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ اس غرض کے لئے اپنی جدوجہد کو اور تیز کیجئے۔ اور تیز کیجئے اور تیز کیجئے۔ یہاں تک کہ ہم سب مل کر والہانہ دعاؤں اور ان تھک محنت کے ذریعہ المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معیار کو پہنچ جائیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیں۔ دین و دنیا میں سرخروئی کا یہی ذریعہ ہے۔ آمین

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

---

## ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور رحم سے مورخہ ۱۳/۱۰/۶۲ کو دختر عنایت فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اور پشاور ڈویژن کی نواسی اور حضرت محمد خواص خان صاحب کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے دعائے خاص کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی عمر عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا کے لئے حسنات سے مالا مال کرے اسلام اور احمدیت کیلئے ایک بابرکت وجود بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین کرے۔ آمین ثم آمین

(ڈاکٹر بشیر احمد عفی اللہ عنہ پشاور صدر)

---

## درخواست دعا

خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اس مقدمہ میں میری باعزت بریت کے لئے دعا فرما دیں۔ (خاکسار عبدالوحید چوہدری)

# انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

## اجتماع کے آخری اجلاس کی بقیہ کارروائی

: ۲ :

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس مورخہ ۲۸ اکتوبر ۸½ بجے صبح شروع ہو کر ½۱۲ دوپہر تک جاری رہا تھا اس اجلاس کے پہلے حصہ کی مختصر روئداد ۹ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے اجلاس کے بقیہ حصہ کی کارروائی اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

### سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سوا دس بجے کے قریب مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی صدارت میں سب سے پہلے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم کراچی نے "سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مولوی صاحب نے بہت ایمان افروز واقعات بیان کرنے اور خود مخالفین کی شہادتیں پیش کرنے کے بعد بہت تفصیل اور عمدگی کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی خواہ دعویٰ سے قبل کی ہو یا دعویٰ کے بعد کی تمام کی تمام معجزانہ ہے آپ کی ہر حرکت و سکون آپ کا اٹھنا بیٹھنا۔ کھانا اور پینا سونا اور جاگنا آپ کی خاموشی اور گویائی غرضیکہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی منشا اور رضا کے مطابق اس کی حفاظت خاص میں گزرا۔ ایک پاک، معصوم و مقدس ومطہر اور انتہائی طور پر فیض رساں زندگی تھی جو آپ نے گزاری اور جو ہر فرد بشر کے لئے ایک اسوہ حسنہ اور پاک نمونہ کا حکم رکھتی ہے آپ کی یہ تقریر احباب کے لئے روحانی انبساط اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی

### اسلام کی نشأۃ ثانیہ

بعد ازاں "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کے موضوع پر چار بہت ٹھوس اور مدلل اور ایمان افروز تقاریر ہوئیں یہ چاروں تقریریں ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں تھیں جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں ان میں سے ہر تقریر اپنی جگہ بہت ایمان افروز تھی اور پھر ایک خاص ترتیب کے ساتھ ہونے والی ان تقاریر کے مجموعی تاثر نے تو سامعین پر وجد کی کیفیت طاری کر دی اور وہ خوشی سے مخمور ہو کر جھوم اٹھے سب سے پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیاں بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ ان کا پورا ہونا بہت ایمان افروز پیرائے میں ثابت کیا آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث پیش کر کے اس کی نوعیت اور زمانہ کی تعیین پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی بعد ازاں مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی روشنی میں پیش کر کے تحریک جدید کی شکل میں اس کے بتمام ہا الثان ظہور کو واضح کیا آخر میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء کے زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے متعلق پیشگوئیوں کے بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہونے پر روشنی ڈالی آپ نے فی زمانہ ان پیشگوئیوں کے بموجب جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف و جوانب عالم میں اسلام کی روزافزوں ترقی مساجد کی تعمیر۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور ان کے خوش کن نتائج کو اختصار کے ساتھ بیان کر کے ثابت کیا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا عملی ظہور آج دنیا کو ایک حیرت انگیز روحانی انقلاب سے ہمکنار کر کے احمدیت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے یہ چاروں تقاریر سامعین کے لئے بہت ایمان افروز اور کیف آور ثابت ہوئیں۔

### محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

ایک ہی سلسلہ کی مذکورہ بالا چاروں تقاریر کے بعد ۱۱ بجکر چالیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اختتامی اجلاس کے آخری حصہ کی صدارت سنبھالنے کے بعد انصار کو اپنے اختتامی خطاب سے نوازا آپ کے اس انتہائی اہم خطاب سے قبل مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم کے بعض اشعار بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنا خطاب شروع فرمایا آپ نے اس خطاب میں دو اہم امور پر روشنی ڈالی اولاً آپ نے جماعت کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالہ کی اہمیت پر زور دیا دوسرے آپ نے واضح فرمایا کہ دنیا شرک میں ملوث ہونے کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے بموجب تباہی کے کنارے جا لگی ہے حتیٰ کہ اب واضح طور پر تباہی و بربادی کے خوفناک بادل ہر طرف منڈلاتے دکھائی دے رہے ہیں آپ نے بتایا کہ یہ دنیا اسلام کی پر امن تعلیم کو اپنائے اور اسلام کو قبول کر کے خدا کی امان کے نیچے آئے بغیر حقیقی اور پائیدار امن کا منہ نہیں دیکھ سکتی دنیا کو خدا کی امان کے نیچے صرف اور صرف احمدی ہی لا سکتے ہیں کیونکہ خدا نے اپنے مسیح کو مبعوث کر کے خود انہیں اس کام پر مامور کیا ہے اور انہیں فتح و ظفر اور کامیابی کی بشارت دی ہے۔

غلط فہمیوں کے ازالہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے نہایت پرجوش و پراثر انداز میں فرمایا ہمارے خلاف جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں وہ دراصل ہمارے خلاف نہیں پھیلائی جاتیں بلکہ وہ پھیلائی جاتی ہیں ہمارے خدا کے خلاف کہ وہ نعوذ باللہ پہلے تو بولتا تھا اب اپنے بندوں سے ہمکلام نہیں ہوتا وہ پھیلائی جاتی ہیں ہمارے آقا و مطاع حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہ نعوذ باللہ حضور کا فیض جاری نہیں ہے وہ پھیلائی جاتی ہیں ہماری اکمل و اتم شریعت قرآن مجید کے خلاف کہ نعوذ باللہ وہ ایک زندہ کتاب نہیں ہے کہ جس کی تاثیرات جاری ہوں آپ نے فرمایا ان غلط فہمیوں کے ازالہ میں سوال ہمارا یا ہماری ذات کا نہیں بلکہ ہمارے حیّ و قیوم خدا کا ہے جس کی کوئی صفت کبھی معطل نہیں ہوتی ہمارے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات کا ہے جن کا فیض تاقیامت جاری ہے ہماری کتاب قرآن حمید کا ہے جو قیامت تک کے لئے ایک زندہ کتاب ہے جس کی تاثیرات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا اندریں حالات ہم ایسی غلط فہمیوں کے ازالہ سے ایک آن کے لئے بھی غافل نہیں ہو سکتے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان غلط فہمیوں کا ازالہ کریں اور ضرور کریں۔ اس امر کے ثبوت میں کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے بندوں پر غیب کی باتیں کھولتا ہے آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا بھی ذکر فرمایا جو حضور ایدہ اللہ نے آج سے چھ سال قبل فرمائی تھی اور جس میں حضور نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس امر کا اعلان فرمایا تھا کہ ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے زبردست خطرہ پیدا ہونے والا ہے

اپنا ولولہ انگیز خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا دنیا میں اس وقت جو حالات رونما ہیں وہ صاف بتاتے ہیں کہ دنیا اب تباہی کے کنارے آ لگی ہے اس تباہی کا سبب وہ ملحدانہ و مشرکانہ عقائد ہیں جن کے بل پر مغربی اقوام نے دنیا کو توحید سے برگشتہ کر کے دنیا میں بدامنی اور فساد کی طرح ڈال رکھی ہے آپ نے بتایا کہ یہ صورتحال جس نے دنیا کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق رونما ہوئی ہے دنیا امن کا منہ نہیں دیکھ سکتی جب تک کہ وہ توحید کامل کی طرف نہ آئے آج توحید کامل کا قیام خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کیا ہے اس لحاظ سے دنیا میں حقیقی امن کا قیام بھی ہمارے ساتھ ہی وابستہ ہے افریقہ تباہ ہو رہا ہے اور ہمیں پکار رہا ہے کہ ہم وہاں جائیں اور اسے صلح و آشتی سے ہمکنار کریں ایشیا تباہی کے کنارے جا لگا ہے اور ہمیں بلا رہا ہے کہ ہم جائیں اور اسے امن و سلامتی کی دولت سے مالا مال کریں یورپ تباہ ہو رہا ہے اور ہمیں پکار رہا ہے جزائر کے رہنے والوں پر بھی تباہی منڈلا رہی ہے اور وہ دہائی دے دے کر ہمیں پکار رہے ہیں کہ آج خدا لئے ہمیں۔ اسلام کی اس لازوال و بے مثال تعلیم کا امین بنایا ہے جو دنیا کو حقیقی اور پائیدار امن سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم افریقہ بھی پہنچیں ایشیا کا بھی کونہ کونہ چھان ماریں اور اسی طرح یورپ و امریکہ اور جزائر میں بھی جائیں اور انہیں اس تعلیم سے بہرہ ور کریں جس کے بغیر یہ دنیا کبھی اور کسی حال میں بھی حقیقی اور پائیدار امن سے ہمکنار نہیں ہو سکتی صدر محترم کی یہ تقریر نہایت درجہ ایمان افروز اور ولولہ انگیز تھی اس تقریر کو سن کر سامعین پر روحانی کیف و سرور اور وجد کی ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی

### حضور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام نہایت پرشوکت آواز میں پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت انصار اللہ کے نام ارسال فرمایا تھا چونکہ حضور نے یہ پیغام ٹیپ ریکارڈ بھی کرایا تھا اس لئے بعد ازاں انصار اللہ کو حضور ایدہ اللہ کا یہی پیغام خود حضور کی اپنی آواز میں سننے کی غیر معمولی سعادت بھی حصہ میں آئی۔ حضور کا یہ روح پرور پیغام ۳۰ اکتوبر ۶۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے حضور کا یہ پیغام سن کر جملہ حاضرین پر رقت و سوز و گداز اور روحانی کیف و سرور کی جو حالت اور وارفتگی و بے خودی کا جو عالم طاری ہوا اس نے اجتماع کی روحانی تاثیر کو چار چاند لگا دیئے یہ ایک ایسا روح پرور منظر تھا جس کی یاد کبھی فراموش نہیں ہو سکتی۔

اسی حال میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجتماع دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین روز تک جاری رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

⁂

# مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطیہ جات و صدقات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب دار الضیافت ربوہ)

ماہ اکتوبر ۶۲ء میں مندرجہ ذیل مخلص احمدی بھائی اور بہنوں کی طرف سے صدقات و عطیہ جات کی رقوم برائے مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصول ہوئی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات اور عطیہ جات کو قبول فرمائے ان سب پر اپنا فضل فرمائے ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے اور ہر آن سب کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

## صدقات

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱- | چوہدری عبداللطیف صاحب پائنیر الیکٹرک سٹور ملتان | صدقہ بکرا | ۳۵ روپے |
| ۲- | سید میر داؤد احمد صاحب ربوہ | ″ | ۲۵ ″ |
| ۳- | مرزا حمید احمد صاحب کارکن امور عامہ ربوہ | صدقہ | ۱ ″ |
| ۴- | بیگم صاحبہ شیخ فیض قادر صاحب کراچی | ″ | ۱۱ ″ |
| ۵- | شیخ لطیف الرحمٰن صاحب دھرمپورہ لاہور | صدقہ بکرا | ۲۵ ″ |
| ۶- | بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور | ″ | ۲۵ ″ |
| ۷- | بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ | صدقہ | ۵ ″ |
| ۸- | مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ | صدقہ | ۱۰ ″ |
| ۹- | ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ | صدقہ بکرا | ۲۵ ″ |
| ۱۰- | سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور | ″ | ۳ ″ |
| ۱۱- | خالق داد صاحب کراچی بذریعہ دفتر خدمت درویشان | ″ | ۲۵ ″ |
| ۱۲- | مہر نگار صاحبہ بنت محمد یامین صاحب طارق ٹرانسپورٹ کمپنی | صدقہ | ۵ ″ |
| ۱۳- | مکرم نواب مسعود احمد خاں صاحب ربوہ | ″ | ۱۰ ″ |
| ۱۴- | ″ ″ | ″ | ۱۰ ″ |
| ۱۵- | طاہر احمد صاحب کھیوہ سنگھ والا | صدقہ | ۱ ″ |
| ۱۶- | محمد اسلم صاحب درک جھنگ | ″ | ۲۵ ″ |
| ۱۷- | ام مظفر صاحبہ م/ع محمد یوسف صاحب ناظم آباد کراچی | صدقہ بکرا | ۳۵ ″ |
| ۱۸- | منصور احمد صاحب ملک | صدقہ | ۵ ″ |
| ۱۹- | فلائٹ لفٹننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور | صدقہ | ۱۵ ″ |
| ۲۰- | سید محمود عالم صاحب م/ع دیانت سٹور لاہور | | ۲۵ ″ |
| ۲۱- | چوہدری احمد مختار صاحب کراچی | صدقہ | ۲۱ ″ |
| ۲۲- | محمد اسمٰعیل صاحب لودھراں | ″ | ۵ ″ |
| ۲۳- | محمد سلیمان صاحب ربوہ | صدقہ | ۲۰ ″ |

## عطیہ جات:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱- | چوہدری مبارک احمد کنڈکٹر ابن چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر | عطیہ | ۱۵ ″ |
| ۲- | حاجی محمد فضل صاحب ربوہ | ″ | ۵ ″ |
| ۳- | حاجی علی اکبر صاحب چک وکیل والا جھنگ | عقیقہ | ۶۰ ″ |
| ۴- | سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور | ″ | ۷۷ ″ |

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

---

تبصرہ:

# احمدی جنتری ۶۳ء

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ ۴۶ سال سے ہر سال باقاعدگی کے ساتھ احمدی جنتری شائع کرتے ہیں جو اہم تبلیغی اور تربیتی مضامین پر مشتمل ہوتی ہے۔ حال ہی میں آپ نے ۶۳ء کی احمدی جنتری شائع کی ہے جس میں بہت سے مفید تبلیغی مضامین شامل ہیں جو غیر از جماعت احباب کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں احباب بکثرت منگوا کر تقسیم فرمائیں

قیمت ۴ر فی کاپی ہے۔

مندرجہ بالا پتہ پر ہی ناشر سے منگوائی جا سکتی ہے۔

---

## درخواست ہائے دعا

خاکسار کے بہنوئی مکرم عبدالعزیز صاحب شاد طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ایس ایس کے احمد۔ ٹی آئی کالج ربوہ

میرے والد ملک ظفر الحق خاں صاحب کو کچھ دنوں سے دل کی تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام خاکسارہ ممتاز ملک پشاور شہر

میرا بھتیجا عزیز غلام حیدر عرصہ سے خرابی جگر وغیرہ سے صاحب فراش ہے اب حالت تشویشناک ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ غلام مصطفیٰ چک ۱۸۶/R.B


# اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

# بہترین اراضی برائے مستاجری

ساٹھ سوا ایکڑ باموقعہ اراضی واقعہ تعلقہ ٹنڈو الہ یار نزد بشیر آباد سٹیٹ برائے مستاجری ہے ۲۳۰ ایکڑ کا ایک بلاک ۱۵۰۰ ایکڑ کا دوسرا اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ لے سکتے ہیں بارہ ماہی نہر پانی وافر فصل ہر قسم بر لب سڑک پختہ پتہ ذیل پر ملیں یا لکھیں

سید فدا حسین شاہ بی اے ایل ایل بی بمقام چمبڑ تعلقہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ

BABY TONIC

# بے بی ٹانک

بچوں کی بدہضمی، قے، اسہال۔ دانت نکالنے کی تکالیف اور سوکھے پن کے لئے ایک مجرب دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس ۳/-

تیار کردہ:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ


# امانت تحریک جدید کے متعلق

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جانے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

# مرکز سلسلہ میں کارکنان درجہ اوّل کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ میں کارکن درجہ اول کی آسامیوں کے لئے گریجویٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں گریڈ ۸۰ - ۵ - ۱۰۰ - ۶ - ۱۳۰ / ۸ - ۱۷۰ / ۱۰ - ۲۲۰ ابتدائی تنخواہ پر کم از کم تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہے اچھا کام کرنے والے گریجوایٹ کارکنان کے لئے گریڈ کے اختتام سے پہلے ہی آئندہ ترقی کے بہت مواقع ہیں خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوا دیں درخواست کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور بی اے کی سند کی نقول شامل کی جائیں اس کے علاوہ متعلقہ امیر ضلع کی رپورٹ بابت چال چلن اخلاق و دیانت کے متعلق بھی شامل کی جائے۔

(ناظر دیوان)


ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا یا ان سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۶۸۹۹** :- میں سردار بیگم زوجہ میاں علی محمد صاحب۔ قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۵۰ء ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ۔ تین صد روپیہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہیں بہ حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامتہ:- سردار بیگم زوجہ میاں علی محمد صاحب سانگلہ ہل کارخانہ گرد صابن نشان انگوٹھا ۱۲/۹/۶۲

گواہ شد:- عنایت بیگم بقلم خود۔ صدر لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل اہلیہ چوہدری فقیر اللہ صاحب

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد عبد اللہ ولد چوہدری گل محمد امام الصلوٰۃ سانگلہ ہل۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال سانگلہ ہل۔

**نمبر ۱۶۹۰۱** :- میں مختار بیگم زوجہ عظیم قادر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۹ء ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲ صد روپیہ۔ دو صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند۔ ۲- زیور کانٹے وزن ۲ تولہ قیمت تقریباً مالیتی -/۲۵۰ روپے ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن ۱/۴ ماشہ ملکیتی قیمت -/۴۱ روپے ہے۔ کل میزان -/۴۹۱ روپے۔ یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپیہ بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ راقم الحروف محمد یوسف۔ الامتہ:- مختار بیگم زوجہ عظیم قادر صاحب سانگلہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- عظیم قادر ولد برکت علی سکنہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ خاوند موصیہ۔ ۱۵/۹/۶۲۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت حال سانگلہ ہل ۱۵/۹/۶۲۔

**نمبر ۱۶۹۰۰** :- شریفہ بی بی زوجہ مستری حسن محمد صاحب قوم ترکھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۶۱ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۳۲ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ صدر انجمن کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:- شریفہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- انور علی دار النصر شرقی۔ گواہ شد:- سردار احمد خادم سیکرٹری امور عامہ دار النصر شرقی ربوہ۔

**نمبر ۱۶۹۰۲** :- میں مسمات بھلی بیوہ فضل حق مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۸۹۷ء ساکن ۹۶ گ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۶۲

حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا۔ جو اپنے خاوند مرحوم سے نقد وصول کر چکی تھی۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک بکری ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۴۰ روپیہ ہے۔ اور میرے پاس -/۱۴۱ روپے نقد موجود ہیں۔ یعنی کل مبلغ -/۱۸۰ کی جائیداد میرے پاس ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے یا ترکہ بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ میری ہر قسم کی منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ الامتہ:- بھلی بیوہ فضل حق مہر چک ۹۶ گ ب۔

گواہ شد:- مجید احمد بقلم خود۔ کارکن دفتر تعمیر ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۶ گ ب۔

**نمبر ۱۶۹۰۳** :- میں رو ئے خان محمد ولد رو ئے ملک ایاز قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۵۰ء ساکن سردادیوالہ ڈاکخانہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ حال ربوہ محلہ دار الرحمت غربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے:- ۱- زرعی زمین پندرہ ایکڑ واقع موضع سردارے والا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں ہے۔ اس میں نصف اراضی اچھی ہے اور نصف کلر و سیم ہے اس وقت بازاری قیمت قریباً دس ہزار ہے۔

۲- مکان رہائشی واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ قیمتی تقریباً آٹھ ہزار ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- رو ئے خان محمد بقلم خود حال ربوہ محلہ دار الرحمت غربی ۲۱/۱۲/۶۱

گواہ شد:- محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲۱/۱۲/۶۱

گواہ شد:- عبد الرحمٰن شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ۔


## ایک ڈرائیور کی ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو کہ فوکس ویگن گاڑی چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ ایک سو روپیہ سے ایک سو پچیس -/۱۲۵ روپے ماہوار تک دی جائے۔

درخواستیں اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کے ذریعہ بھجوائی جائیں

میرزا منیر احمد منیجنگ ڈائریکٹر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور

## اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر — مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد — دکن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

# "بھارت دغا بازی اور طاقت کا استعمال ترک کر کے پاکستان سے اختلافات ختم کر سکتا ہے"

## "پاکستان اپنے تمام ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات کی پالیسی پر گامزن ہے" (صدر ایوب)

کراچی ۹/ نومبر پنڈت نہرو نے حال ہی میں چین اور بھارت کے تنازعہ کے سلسلہ میں صدر ایوب کو جو خط بھیجا تھا اور صدر ایوب نے اس کا جواب روانہ کیا تھا کل ان کا خلاصہ شائع کر دیا گیا۔ صدر ایوب نے جہاں پنڈت نہرو کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں دغا بازی اور طاقت کے استعمال کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے وہاں صدر پاکستان نے پنڈت نہرو کو یاد دلایا ہے کہ اگر بھارتی حکومت پورے اخلاص کے ساتھ ان اصولوں کے اطلاق کا فیصلہ کرلے تو پاکستان اور بھارت کے تمام نزاعی مسائل بھی بڑی خوش اسلوبی سے طے ہو سکتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے ۲۷/ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو صدر ایوب کے نام یہ خط لکھا تھا کہ "جب سے بھارت آزاد ہوا ہے ہم نے مسلسل امن اور جنگ سے نفرت کی پالیسی اختیار کئے رکھی ہے اور عدم تشدد ہماری قومی روایات کا حصہ رہا ہے"۔ پنڈت نہرو نے ہمسایہ ملکوں کے درمیان بین الاقوامی تعلقات اور ضوابط کے معیاروں کا ذکر کرتے ہوئے یہ دریافت کیا کہ آیا دنیا اب بین الاقوامی تعلقات میں "جسکی لاٹھی اسکی بھینس" کے اصول کی اجازت دے گی پنڈت نہرو نے اس جنگ کے تی نون کی مذمت کرتے ہوئے لکھا کہ بھارت کو جس بحران کا سامنا ہے وہ نہ صرف بھارت بلکہ ساری دنیا کے لئے بحران کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے نہ صرف بین الاقوامی تعلقات بلکہ دنیا بھر کے امن پر دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ پنڈت نہرو نے پاکستان سے امداد اور ہمدردی کی توقع کا اظہار کرتے ہوئے بین الاقوامی تعلقات میں دغا بازی اور طاقت کا استعمال ختم کرنے کی حمایت کی۔ صدر ایوب نے پنڈت نہرو کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا "میں آپ کے خط پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس خط میں آپ نے سرحد بندی کے مسئلہ پر بھارت اور چین کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعہ پر اپنی حکومت کا موقف بیان کیا ہے۔ یہ امر سخت افسوسناک ہے کہ یہ تنازعہ زبردست فوجی سرگرمیوں پر منتج ہوا اور نئی جنگ کے آثار پیدا ہو گئے جس سے اس منطقہ کا امن و استحکام خطرہ میں پڑ گیا۔ اس منطقہ سے پاکستان کا بھی گہرا تعلق ہے میں آپ کی اس رائے سے متفق ہوں کہ بین الاقوامی تعلقات کو دغا بازی اور طاقت کے استعمال سے نجات دلانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بھارتی حکومت پورے خلوص اور پختہ عزم کے ساتھ ان اصولوں کے اطلاق کا فیصلہ کرے تو بھارت اور پاکستان کے درمیان بھی تمام نزاعی معاملات خوشگوار طور پر سلجھ سکتے ہیں ہم پاکستان میں تمام ہمسایہ ملکوں بالخصوص بھارت سے امن اور دوستانہ تعلقات کی پالیسی پر گامزن ہیں ہم نے یہ دانستہ اس لئے اختیار کیا کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ صرف اسی طرح ہم اقتصادی و صنعتی ترقی کے عظیم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں اور یہ منصوبے ہمارے عوام کی ترقی اور فارغ البالی کے لئے اشد ضروری ہیں۔ ہمیں اس امر کا پورا احساس ہے کہ آپ کے کندھوں پر اس برصغیر کے نواح میں قیام امن کی بہت بھاری ذمہ داری ہے لہذا ہم توقع کرتے ہیں کہ بھارت اور چین کا تنازعہ پرامن طور پر سلجھ جائے گا"۔

## ربوہ میں بجلی کی سپلائی

ربوہ میں آج مورخہ ۹/ نومبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ صبح ۸ بجے سے بجلی کی سپلائی بند ہے محکمہ بجلی کے لائن سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ماہ نومبر میں ہر جمعہ کو صبح ۸ بجے سے ½ ۱۱ بجے تک بجلی کی سپلائی بند رہا کرے گی تاکہ مرمت کا کام جو کئی ماہ سے ادھورا پڑا ہوا ہے مکمل ہو سکے +

## جامعہ احمدیہ میں مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کا مقالہ

ربوہ ـــ مورخہ ۱۰/ نومبر بروز ہفتہ ½ ۴ بجے شام مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جامعہ احمدیہ کے ہال میں "لفظ توفّی کے استعمال کے متعلق علمی تحقیق اور ایک غیر از جماعت کے اعتراض کا جواب" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب مقامی کو کثرت سے شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے

(سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ)

# ایک غلط بیانی کی تردید (بقیہ صفحہ اول)

"قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ"

(خاکسار عموماً قرآن کریم کی تلاوت یا قرآن کریم کی آیات کریمہ کا دوران تقریر میں پڑھنا ترنم سے نہیں کرتا۔ لیکن اس موقعہ پر خاکسار نے حسب توفیق ترنم سے یہ آیہ کریمہ تلاوت کی جس کا سامعین پر نمایاں اثر نظر آتا تھا) آیہ کریمہ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ اور اس کا بھی سامعین پر بہت اثر ظاہر ہوا پھر چند دعائیہ الفاظ کہے۔ جن کا مفہوم تھا کہ ان انقلابی اور خطرات کے ایام میں اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے ارباب حل و عقد کی اپنی رضا کے رستوں کی طرف راہ نمائی فرمائے آمین

خاکسار نے کسی گرجے یا معبد کی بنیاد نہیں رکھی خود اس عمارت کی بھی بنیاد نہیں رکھی نہ خاکسار کو کوئی ایسی دعوت دی گئی۔ نہ ایسی دعوت کے دئے جانے کا کوئی امکان ہو سکتا تھا اور اگر ایسی دعوت دی جاتی تو خاکسار کی طرف سے قبولیت کا کوئی امکان نہ ہو سکتا تھا۔ جو کچھ خاکسار نے اس تقریب کے دوران کہا وہ اوپر درج ہے اور مرکزی کلمہ ان الفاظ میں قرآن کریم کے مبارک الفاظ میں شرک سے بیزاری اور توحید کی طرف دعوت کا کلمہ تھا۔ کلیسائی مرکز کے حامیوں کی قائم کردہ تقریب میں قرآن کریم کی تعلیم کو نمایاں طور پر پیش کرنا کسی مسلمان کی نظر میں موجب ملامت نہیں ہو سکتا۔

والسلام خاکسار ظفر اللہ خان"

کیا اپنے آپ کو اسلامی جماعت کی طرف منسوب کرنے والے "صالحین" اور اپنے آپ کو "العلماء ورثة الانبیاء" کا مصداق قرار دینے والے "علمائے دین" کے نزدیک، نعوذ باللہ اسلام یہی سکھاتا ہے کہ وہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جائیں اور سر اسر غلط اور بے بنیاد اتہامات تراش کر اور ان کی بنیاد پر جھوٹی خبریں گھڑ کر ان کی تشہیر میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ العجب ثم العجب!

# محترمہ خیراں بی بی صاحبہ اہلیہ میاں سراج الدین صاحب مؤذن وفات پا گئیں

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ گھانا مغربی افریقہ کی والدہ صاحبہ محترمہ خیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں سراج الدین صاحب سابق مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان مورخہ ۶/ نومبر بروز سہ شنبہ ½ ۱۱ بجے شب ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

مورخہ ۷/ نومبر بروز بدھ نماز مغرب کے بعد نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ مرحومہ کے فرزندوں میں سے ناصر احمد صاحب اور حبیب اللہ صاحب اس وقت پشاور سے ربوہ نہیں پہنچ سکے تھے اس لئے تدفین انکے آنے پر نو بجے شب کے بعد مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے تین بیٹیاں اور پانچ فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑے فرزند مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم واقف زندگی ہیں اور آج کل گھانا مغربی افریقہ میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج اور وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کے امیر کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ادارہ الفضل مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم ان کے جملہ برادران اور والد محترم میاں سراج الدین صاحب کے ساتھ اس صدمہ عظیم پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

## غربا کیلئے گرم پارچات کی ضرورت

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں بہت سے بیتامیٰ بیوگان اور غرباء رہتے ہیں۔ ان کی وقتاً فوقتاً مناسب امداد کی جاتی ہے۔ میں مخیر احباب اور ذی استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق ان غرباء کو یاد رکھیں اور نئے یا مستعمل گرم یا سرد پارچات سے ان کی مدد کریں اور کمبل یا گرم کوٹ بھجوا سکیں تو زیادہ مفید ہو گا۔ سردیاں شروع ہو گئی ہیں اور غریب لوگ منتظر ہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

# جامعہ نصرت کی سالانہ نمائش

بتاریخ ۱۰/ نومبر ۶۲ء بروز ہفتہ جامعہ نصرت اور نصرت ہائر سیکنڈری سکول کی طالبات ایک مختصر سی نمائش کا انتظام کر رہی ہیں۔ اس نمائش میں طالبات کی دستکاری، اونی کام، آرائش کی چیزوں اور متفرقات کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال ہوں گے۔ ہفتہ کے روز صبح نو بجے محترمہ ڈائریکٹرس صاحبہ اس نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔ خواتین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)